جب کوئی کہے کہ آپ کیوں اتنے متشدد اور کٹر ہیں؟ تو آپ کو اس وقت کیا کرنا چاہئے؟

بسم اللہ و الصلوہ و السلام علی رسول اللہ و آلہ وصحبہ و من والاہ

بعض لوگ پوچھتے ہیں کہ کیوں تم اتنے متشدد ہو، کیا اسلام میں آپ کو صرف تشدد اور مارکاٹ ہی دیکھتا ہے؟ اسلام میں اس کے علاوہ اور کچھ نہیں ہیں؟ اسلام تو امن و شانتی کا مذہب ہے ۔ نرمی، ہمدردی اور پیار و محبت کا پیغام دیتا ہے، اس بارے میں آپ کیوں نہیں بتاتے ہیں؟ آپ کی زبان صرف تشدد اور سختی کی باتیں ہی کیوں کرتی ہے؟ اسلام کو صرف آپ ہی سمجھتے ہیں،ملک کے لاکھوں علماء فضلاء اسلام کو سمجھ نہیں پائے جو آپ سمجھ رہے ہیں؟

یہ چند سوالات ہمارے دور کے ان سوالات میں سے ہیں کہ جو ایک طرف شبہات پیدا کرنے والے ہیں، اور دین کی طرف دعوت دینے والوں کی ہمت اور جذبات کو کمزور کرتے ہیں ۔ اور دوسری طرف جو لوگ اس طرح کے پروپیگنڈے میں سرگرم ہیں ان کی ہمت کو اور بڑھاوا دیتا ہے ۔ کیونکہ اس طرح کے سوالات سے لوگ الجھن میں پڑجاتے ہیں ۔ یہ بات آ پ کو یاد رکھنی ہے کہ ہر سوال اپنے جواب کے ذریعے سے کوئی نہ کوئی حل نکالتا ہے ۔ سوال سے مقصد ہی کسی چیز کا حل نکالنا ہے ۔ اسی طرح جس بارے میں سوال کیا جائے اگر اس کے متعلق سائل کو تھوڑا بہت بھی علم نہ ہو تو اس کا سوال اور بھی مشکل تر ہوجاتا ہے ۔ کیونکہ جواب کو سمجھنے کیلئے اس کے پاس بنیادی جانکاری تک نہیں ہیں ۔ اب بات یہ ہے کہ اس طرح کے سوالات سے ہم کیسے نمٹے؟

علم مناظرہ کا ایک اصول ہے کہ 'ہر سوال کا جواب دینا مناسب نہیں ہیں ' ۔ کیونکہ بعض سوال ایسے ہوتے ہیں کہ جو کسی اور سوال کو پیدا کرسکتا ہے بس ۔ اور جس سے فتنے فساد کی راہ ہموار ہوتی ہے ۔ چاہے کتنے ہی احسن اور بہترین انداز میں سوال کا جواب دیا جائے ،پر یہ لوگ اس سے قطع نظر دوسرے سوال کی طرف چلے جاتے

ہیں ۔ اس لئے جواب سے پہلے سوال سے سائل کا کیا مقصد ہے اسے سمجھ لینا چاہئے ۔

اسلام کے حوالے سے دور حاضر میں جتنے بھی اعتراضات اور سوالات ہیں اگر آپ ان غور کریں تو آپ کو یہ سمجھنے میں کوئی دقت پیش نہیں آئے گی کہ ان تمام اعتراضات کی بنیاد اور جڑ ایک چیز ہے ۔ اور وہ ہے توحید سے بغاوت اور اس کی مخالفت ۔ کیونکہ طاغوتی طاقت یہ نہیں چاہتی کہ دنیا میں اللہ کا دین قائم ہو ۔ ان الحکم الا للہ، اللہ کا قانون اور اس کی شریعت نافذ ہو ۔ وہ قطعی اس سے بیزار ہیں ۔ در اصل ہم اس طرح کے شاطر لوگوں کی بات میں آکر اپنا وقت برباد کرتے ہیں ۔ وہ لوگ یہی چاہتے ہیں کہ ہم ان کی بات میں آجائے ۔ ہم ان کے ساتھ ذیلی چیزوں میں الجھے رہے ۔ کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ اگر ہم ان کو بنیادی مسائل کی طرف لیجائے تو ان کو دم دباتے ہوئے بھاگنا پڑیگا ۔

شکوک و شبہات سے نمٹنے کیلئے نسخئہ الہی: اللہ تعالی کا فرمان کہ

هُوَ الَّذِیْٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ ؔۚ وَمَا یَعْلَمُ تَاْوِیْلَهٗۤ اِلَّا اللّٰهُ ؔۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ یَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ وَمَا یَذَّكَّرُ اِلَّاۤ اُولُوا الْاَلْبَابِ

"وہی ہے جس نے اتاری تجھ پر کتاب اس میں بعض آیتیں ہیں محکم یعنی ان کے معنی واضح ہیں وہ اصل ہیں کتاب کی اور دوسری ہیں متشابہ یعنی جن کے معنی معلوم یا معین نہیں سو جن کے دلوں میں کجی ہے وہ پیروی کرتے ہیں متشابہات کی گمراہی پھیلانے کی غرض سے اور مطلب معلوم کرنے کی وجہ سے ان کا مطلب کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے اور مضبوط علم والے کہتے ہیں ہم اس پر یقین لائے، سب ہمارے رب کی طرف سے اتری ہیں اور سمجھانے سے وہی سمجھتے ہیں جن کو عقل ہے"ہ

[Tafseer Maariful Quran 3:7]

آ پ مسلمانوں سے کہے کہ آؤ ہم سب بھول کر اللہ تعالی کا ارشاد عالی ان الحکم الا للہ پر عمل کریں ۔ کیا یہ آ پ کے پاس واضح آیت ہے یا متشابہ؟ اسے سمجھنے میں آپ کو کوئی تکلیف ہے؟ کیا اس کا مطلب غیر واضح ہے؟

اگر ایسا نہیں تو پھر آؤ ہم اس پر متفق ہوجائے کہ دنیا میں حکومت، سیاست اور قوانین

صرف اور صرف اللہ ہی کہ چلے گا ۔ اگر کوئی
اس بات کو مان لے تو اس کہ باقی تمام
اعتراضات اس سے ہی ختم ہوجائے گی ۔ کیونکہ
یہی عین توحید ہے ۔ تمام اعتراضات اس کو نہ
ماننے سے پیدا ہوتی ہے ۔

اسلام پر اعتراضات کی بنیادی وجہ، توحید سے
بے پروائی ہے ۔ پر اس کی ذیلی وجوہات مختلف
ہے ۔ کسی کیلئے طاقت، کسی کیلئے صیانت، کسی

go کیلئے

with

the

follow (اندھی

تقلید) , کسی کیلئے جہالت،کسی کیلئے دنیاوی
مفاد تو کسی کیلئے اللہ کی لعنت، کیونکہ وہ جان
بوجھ کر اللہ کے کلام کو مخفی رکھتا ہے ۔ اور
لعنت الہی کو اپنی طرف دعوت دیتا ہے بلعم ابن
بعورہ کی طرح ۔ اب اسے اس لعنت پر ہی جینا
ہے ۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اگر ہم ان کی ذیلی
اور الجھن میں ڈالنے والے سوالات کے جواب دینے
میں لگ جائے تو ہم جواب دیتے دیتے تھک جائینگے
بلکہ ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ سائل سرے سے

جواب سننا ہی نہیں چاہتا بس الجھانا چاہتا ہے ۔ ہمارے آقائے مدنی محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ کے کافروں نے بہت سے مختلف چیزوں کے بارے میں سوال کیا ۔ پر انہوں نے صرف اتنا ہی جواب دیا جتنا کہ اللہ تعالی نے قرآن میں نازل کیا ۔

ہماری طرف جو سوالات کئے جاتے ہیں وہ صرف اسلام کے کسی ایک قانون کے جزئیات کے بارے میں ہوتا ہے ۔ جیسے کیا اسلام صرف شدت پسندی کے بارے میں ہی بتاتا ہے، امن و شانتی، پیار و محبت کے بارے میں کچھ نہیں بتاتا؟ اب اس سوال کے جوا سے پہلے آپ سوال کرنے والے سے پوچھئے کہ کیا آپ کا سوال اسلام کے حوالے سے ہے؟ کیا سائل سوال کے جواب کے ساتھ ساتھ اسلام کے بارے میں مزید تفصیلات جاننا چاہتا ہے یا نہیں؟ میرے خیال سے یہ پوچھنے کے بعد بہت ہی کم آدمی ملینگے جو آپ کا جواب سننا چاہیگا ۔ اور اگر ایسا ہی ہے تو آپ کو پہلے ہی یہ پتہ لگانا چاہئے کہ سائل کا مقصد کیا ہے؟ اگر فتنے کی راہ ہموار کرنا ہے تو پھر آپ اس سے درگزر کریں ۔ اپنے آ پ کو مت تھکائے، اپنے قمتی وقت کو برباد نہ کریں، کیونکہ آپ کا سفر بہت ہی طویل ہے، بہت سے آدمیوں کو آپ کی ضرورت ہے، جو آپ کیلئے منتظر ہے ۔ آپ ان کے پاس چلے جائے ۔ اور اگر سائل سچائی کو جاننا چاہتا ہے تو آپ پہلے اس سے قرآن سے شروع کریں ۔ انہیں بتائے کہ اس قرآن میں کچھ آیت محکم ہے اور کچھ متشابہ ۔ آئے ہم محکم آیتوں سے اسلام کے بارے میں جانکاری حاصل کریں ۔

اللہ کی طرف دعوت دینے والوں کی ذمہ داری بہت زیادہ ہے ۔ اگر آپ اس طرح کے شاطر لوگوں کے چکر میں الجھ گئے تو آپ ناکام رہ جائیگے ۔ وہ لوگ اللہ کے نور کو اپنی پھونک سے بجھانا چاہتا ہے، آپ انہیں ان کی حالت پر کچھ پل کیلئے چھوڑ دیجئے ۔ اور اپنے کام میں منہمک ہوجائے، اور اپکا کام یہ ہے کہ اس دعوت کو بالکل واضح کردینا کہ دنیا اللہ تعالی کی ہے

اور اس میں قانون بھی اسی کا چلے گا ۔ جب تک دین صرف اللہ کیلئے نہ ہوجائے تب تک اللہ کے حکم کے مطابق ہمارا کام چلتا ہی رہے گا ان شاء اللہ ۔

اور فتح تو صرف مؤمنوں کیلئے ہی ہے ۔ اللہ تعالی ہمارے مددگار بن جائے ۔ آمین !!!